



سوال

(92) انفرادی نماز اور اقامت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص فرض نماز انفرادی طور پر ادا کرتا ہے۔ گھر میں کسی اور جگہ یا مسجد میں تو اس کے لیے اقامت کہنا لازمی ہے یا نہیں؟ اگرچہ نیت جماعت کی نہ ہو۔ کیونکہ یہاں پر ایک عرب عالم کا کہنا ہے کہ اقامت ضروری ہے اور کچھ تو اذان دینے کے حق میں بھی ہیں اگرچہ (نماز) انفرادی ہی کیوں نہ ہو۔ (محمد عادل شاہ، برطانیہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انفرادی طور پر فرض نماز پڑھنے والے کے لیے اقامت کہنا ضروری نہیں ہے۔ اس بات کے چند دلائل درج ذیل ہیں:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسود بن یزید اور علقمہ بن قیس کو اپنے گھر میں نماز پڑھانی لیکن انہیں اذان اور اقامت کہنے کا حکم نہیں دیا۔ دیکھئے صحیح مسلم (کتاب المساجد باب الندب الی وضع الاید علی الرکب فی الرکوع ونسج التظلیت ح 534 ترقیم دار السلام: 1191)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں اذان و اقامت ہونے کے بعد گھر یا مسجد میں دوسری جماعت کے لیے اذان و اقامت ضروری نہیں ہے۔

ایک آدمی مسجد میں آیا اور نماز ہو چکی تھی تو وہ اقامت کہنے لگا۔ اسے عروہ بن الزبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اقامت نہ کہو کیونکہ ہم نے اقامت کہہ دی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/221 ح 2305 وسندہ صحیح)

مشہور تابعی اور مفسر قرآن امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر تم اپنے گھر میں اقامت سن لو اور چاہو تو تمہارے لیے یہ کافی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/220 ح 2296 وسندہ حسن)

عروہ بن الزبیر نے فرمایا: اگر تم سفر میں ہو تو تمہاری مرضی ہے کہ اذان اور اقامت کہو یا صرف اقامت کہہ دو اور اذان نہ کہو۔ (موطا امام مالک 1/73 ح 156 وسندہ صحیح)

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے موطا امام مالک (روایۃ ابن القاسم، اختصار القاسمی تحقیقی: 198)

معلوم ہوا کہ دوسری جماعت کے لیے دوبارہ اذان ضروری نہیں ہے اور انفرادی نماز کے لیے اذان یا اقامت بالکل ضروری نہیں ہے لہذا آپ کے علاقے کے عرب عالم کا کہنا صحیح



نہیں ہے۔

جن روایات میں ایسی حالت میں اذان کا ذکر آیا ہے وہ استتباب اور جواز پر محمول ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب الاذان - صفحہ 253

محدث فتویٰ